تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۵۲۵۴   رجسٹرڈ ایل

الفضل لاہور

خاص نمبر

فی پرچہ ۱ر   ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL Lahore

جلد ۴۳/۸ | ۱۱ تبوک ۱۳۳۳ ہش | ۱۱ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۱۹

مشرقی بنگال کے تباہ شدہ مکانات کیلئے سامان درآمد کرنے کی طرف سب سے پہلے توجہ دی جائیگی

سیلاب سے پٹ سن کی دس لاکھ گانٹھوں کا نقصان ہُوا ہے۔ کراچی میں وزیر تجارت مسٹر تفضل علی کا بیان

کراچی ۱۰ ستمبر۔ مشرقی بنگال کے سیلابی علاقوں میں جو مکان گر گئے ہیں۔ ان کے دوبارہ بنانے کے لئے تعمیراتی سامان درآمد کرنے پر سب سے پہلے توجہ دی جائیگی۔ اسی امر کا اعلان وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے آج کراچی میں کیا۔ مسٹر تفضل علی حال ہی میں مشرقی بنگال کے سیلابی علاقے کے دورہ سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اس مرتبہ مشرقی بنگال میں اتنے زبردست سیلاب آئے ہیں۔ کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے کہا۔ حکومت وہاں کے لوگوں کی اقتصادی بحالی کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ اس امر کی یقین دہانی وزیر اعظم اور وزیر خزانہ بھی کرا چکے ہیں۔ مشرقی بنگال کے لوگوں نے جس جرأت۔ حوصلے اور مردانگی سے اس آفت عظیم کا مقابلہ کیا۔ وزیر تجارت نے اس کی بڑی تعریف کی۔ انہوں نے کہا۔ یہ امر بڑا اطمینان بخش ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے لوگوں نے اپنے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کی اس مصیبت میں بڑی مدد کی۔ اور بیش قیمت عطیات دیئے۔ سیلاب سے جو نقصان ہُوا ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ پٹ سن کی تقریباً دس لاکھ گانٹھوں کا نقصان ہُوا ہے۔ بعض مقامات پر سبزیوں اور ترکاریوں کی فصلیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ سیلاب سے کھڈی کی صنعت کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی جاپان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات

ٹوکیو ۱۰ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو ان دنوں ٹوکیو میں ہیں۔ آج جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر اوکازاکی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پاکستان اور جاپان کی باہمی تجارت پر بات چیت کی گئی۔ بعد میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر اعظم جاپان مسٹر یوشیدا سے ملے۔

روس کی طرف سے پانچ طاقتوں کی کانفرنس پیش کرنے کی تجویز

ماسکو ۱۰ ستمبر۔ روس نے جرمنی اور عام طور پر یورپ کی سلامتی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے پانچ طاقتوں کی کانفرنس کی تجویز پیش کی ہے۔ رات وزیر خارجہ روس نے مغربی طاقتوں کو خبردار کیا۔ کہ مغربی جرمنی کو مسلح کرنے اور کسی بھی فوجی ادارے میں اس کی شمولیت سے تیسری جنگ عظیم کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ اس قسم کا اقدام جرمنی کو متحد کرنے کے کام کو ناممکن بنا دے گا۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کے سوال پر سمجھوتہ کا اب بھی امکان ہے۔

الجزائر میں زلزلہ کے مزید جھٹکے

الجزائر ۱۰ ستمبر۔ الجزائر کے شہر اورلین وِیل میں کل کے شدید زلزلوں کے جھٹکوں کے بعد آج صبح چھ اور جھٹکے محسوس کئے گئے۔ امدادی کام برابر جاری ہیں۔ اب تک شہر میں پانچ سو لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ اندازہ ہے۔ کہ اسی شہر میں کم از کم ایک ہزار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ زخمیوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ بیس ہزار آدمی بے گھر ہو گئے ہیں۔ الجزائر کے گورنر جنرل نے کہا ہے۔ کہ اورلین وِیل میں کوئی عمارت ایسی نہیں بچی۔ جسے نقصان نہ پہنچا ہو۔ نقصان پہنچنے والی عمارتوں میں وہ گرجا بھی شامل ہے۔ جسے شہنشاہ قسطنطین نے پانچویں صدی عیسوی میں بنوایا تھا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

۷ ستمبر۔ پاؤں میں درد کا دورہ شروع ہے۔ اور سر میں بھی درد ہے۔

۸ ستمبر۔ پیٹ میں بھی درد ہے۔ اور پاؤں میں بھی درد ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت خراب ہے۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی بھوک صبح سے بند تھی۔ جس کی وجہ سے طبیعت میں بھی بے چینی رہی نبض بھی آج کچھ تیز رہی۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

زیورچ ۹ ستمبر۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آج ان کی باہنی ٹانگ کا ایکس رے لیا گیا۔ جس کا نتیجہ الحمد للہ تسلی بخش نکلا ہے۔ پلاسٹر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ عام صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

علامُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے

عن عبد اللہ بن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ ومایزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار ومایزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا۔ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ اور سچائی کو تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق قرار پاتا ہے۔ اور تم جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور گناہ دوزخ کی طرف لیجاتا ہے۔ اور ایک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور اس کی تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا قرار پاتا ہے۔

لجنات اماء اللہ فوری طور پر بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کیلئے چندہ جمع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی پرزور اپیل فرمائی ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اپنے اپنے مقام پر مستورات سے چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ یہ چندہ فوری طور پر ایک ہفتہ کے اندر اندر جمع ہو جانا چاہیئے۔ کوشش کریں۔ کہ ہر عورت اس چندہ میں شامل ہو۔ اور کوئی بہن اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ وعدہ کا وقت نہیں ہے۔ جو پاس ہو وہ دے دیں۔ تاکہ مستحقین کی بروقت امداد کی جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اندرونی و بیرونی محلہ جات میں اراضی برائے فروخت موجود ہے خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔ (۲) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمینیں تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی ادا کردہ رقم اور نئی رقم کا فرق ادا کر کے تبادلہ کر وا سکتے ہیں (۳) ہلکی قسم کے کارخانوں کے لئے دو دو کنال کے پلاٹ بھی موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت فرمائیں (۴) دوکانوں کے لئے بھی چند پلاٹ باہر کے محلہ دار الیمن (الف) ربوہ میں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں (خاکسار اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام سیکرٹریان مال عموماً اور شہری اور قصباتی سیکرٹریان مال خصوصاً رسیدات کاربن سے کاٹا کریں۔ مروجہ رسید بکوں پر اس کا یہ طریق ہے۔ کہ رسید کے نچلے حصہ کو کارٹ کر اوپر والے حصہ اور ضمنی رسید کے درمیان کاربن رکھ کر رسید کاٹی جائے۔ رقم کا اندراج ہندسوں اور لفظوں دونوں میں کیا جائے۔ آئندہ طباعت کے وقت کاربن پیپر والی رسید بکیں چھپوائی جائیں گی۔ (ناظر بیت المال)

ولادت

مکرم ۔۔۔ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ ستمبر ۵۴ء کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ (عبد اللطیف احمدی صراف چک ۶۱ R.B بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

درخواست ہائے دعا

میرے ۔۔۔ الافضل الٰہی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (رفیق احمد)

(۲) ملک مظفر احمد صاحب لیسر ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (منیرہ ملک بنت ملک ظفر احمد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرو

"انسان کو کسی قسم کا دعویٰ سزاوار نہیں۔ ہمارے والد صاحب مرحوم بھی مشہور طبیب تھے۔ جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں۔ اور اصل حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ تصرف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو۔ اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یک دفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے۔ کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور بڑھ جاتا ہے۔ کون ان بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے۔ انسان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں۔ کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ چکتا کہ بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنا چاہیئے۔" (ملفوظات)

سالانہ اجتماع ــــ شعبۂ اطفال

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر جو ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے حسب سابق اطفال الاحمدیہ کا بھی اجتماع ہوگا۔ جس کا پروگرام عنقریب شائع کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ اطفال کے اجتماع کی بعض ضروری شقیں درج ذیل ہیں:۔ (ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے) تقریری مقابلے۔ عام معلومات کے مقابلے۔ تلاوت۔ بیت بازی۔ اذان۔ حفظ قرآن کریم۔ نماز روزہ و دیگر شرعی مسائل۔ جھنڈا اونچا رہے۔ مختلف دوڑیں۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ تیز پیدل چلنا وغیرہ کے قسم کے مقابلے ہوں گے۔

اجتماع میں صرف ۸ سے ۱۵ سال کی عمر تک کے اطفال شریک ہو سکیں گے بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کے ساتھ مربی کا آنا ضروری ہے۔

اطفال کے لئے بھی خادم کا سامان ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ جس کی تفصیل رسالہ خالد ماہ ستمبر ۱۹۵۴ء میں شامل ہو چکی ہے۔ بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کی تعداد سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں اطلاع آجانی چاہیئے۔ تا اس کے مطابق انتظام ہو سکے (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حب الوطن من الایمان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ میں مصیبت زدگان مشرقی بنگال کو امداد کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مشرقی بنگال میں نہایت وسیع پیمانے پر سیلاب آئے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں ہمہ گیر تباہی ہوئی ہے۔ ہم جو مغربی پاکستان میں بسنے والے پاکستانی ہیں ہمارے دل میں سیلاب زدگان کی ہمدردی اور امداد کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ موجزن ہونا چاہیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حب الوطن من الایمان پس ہماری حب الوطنی کا تقاضا ہے۔ کہ ہم مصیبت زدہ وطنی بھائیوں کی امداد کریں۔ تا وہ یہ محسوس نہ کریں کہ دکھ اور مصیبت کے وقت انہیں کسی نے پوچھا نہیں وغیرہ۔ حضرت اقدس کا خطبہ الفضل میں جلد طبع ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا ملخص درج کرتے ہوئے جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ امیر جماعت و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال اس ضمن میں چندہ جمع کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔ یہ رقوم امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال کے کھاتہ امانت میں جمع ہوں گی۔ روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوایا جائے۔ حضور نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس تحریک کا روپیہ فوری طور پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ اس میں تاخیر مناسب نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۴ء

منیلا کانفرنس

پاکستان کے وزیر خارجہ نے منیلا کانفرنس میں جو کامیابی حاصل کی ہے بین الاقوامی ڈپلومیسی کا ایک شہ کار سمجھے جانے کی مستحق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وزیر خارجہ نے عام جارحیت کے اصول پر زور دیکر اور متعاہد اقوام سے اس کی صحت منوا کر کانفرنس کو ایک اڈیالوجی کے خلاف نفرت کے جذبہ کو امن و صلح کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔

جیسا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے فرمایا ہے جارحیت فی نفسہٖ ایک بہت بڑی لعنت ہے جس نے دنیا کا امن اور چین برباد کر رکھا ہے۔ اور یہ اصول کہ اس علاقہ میں جہاں بھی جارحیت کا نشان پایا جائے اس کو زور دار ہاتھوں سے مٹا دیا جائے۔ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر دنیا کی تمام مقتدر اقوام اسے اپنالیں۔ تو یقیناً" یہ لعنت بڑی حد تک دنیا سے مفقود ہو سکتی ہے۔ اور مختلف اقوام اطمینان سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے اپنے اپنے ملک کی ترقی کے منصوبوں کی طرف توجہ مبذول کر سکتی ہیں۔

شروع میں خیال کیا گیا تھا کہ شائد یورپی اقوام چوہدری ظفر اللہ خاں کے اس موقف سے ہمدردی نہ کر پائیں گی۔ چونکہ پاکستان بغیر کسی شرط کو پہلے تسلیم کئے کانفرنس میں شامل ہوا تھا جس کا اعلان اس نے کر دیا تھا اس لئے ممکن ہے کہ پاکستان اس معاہدہ میں شامل نہ ہو۔ مگر یہ خدشات بے بنیاد نکلے۔ پاکستان کے موقف کو تمام متعاہد پارٹیوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور کانفرنس ہر وجوہ کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

پاکستان کا موقف اس لئے صحیح سمجھا گیا کہ پاکستان اس علاقہ میں جس کے متعلق یہ معاہدہ عمل میں آیا ہے بالکل امن اور چین چاہتا ہے۔ اور یہاں کسی قسم کی جارحیت کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ایسا موقف ہے کہ اس علاقہ کے دوسرے ممالک بھی جو ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے اس معاہدہ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔

اب خوش اسلوبی سے یہ معاہدہ تکمیل پا گیا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس معاہدہ کے متعلق کہا ہے کہ

"میں جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی دفاعی معاہدہ کو جارحیت کے خلاف خواہ وہ کسی طرف سے ہو ایک گارنٹی سمجھتا ہوں۔"

معاصر نوائے وقت کی اطلاع کے مطابق "منیلا کانفرنس میں جس معاہدہ کا مسودہ منظور کیا گئی ہے۔ اس پر کراچی میں اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ اس امر پر مسرت ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ کانفرنس میں پاکستان کا موقف تسلیم کر لیا گیا ہے"۔ (نوائے وقت ۱۰ ستمبر ۱۹۵۴ء)

ایسوشی ایٹڈ پریس کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ "کراچی میں سیٹو کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے متعلق پاکستان کے فیصلہ کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم رکھنے والے ملکوں کے حوصلہ کو پست کر دیگا"۔

اس معاہدہ کی ایک خوشکن خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں اس علاقہ کی تمام اقوام کے لئے خود ارادیت کے حق کی تکمیل کے لئے بھی یقین دلایا گیا ہے۔ یہ بات اس لئے بھی نہائت اہم ہے۔ کہ اس میں برطانیہ اور فرانس بھی دستخط کنندگان میں سے ہیں۔ جن کی زیادہ تر نوآبادیات اس منطقے میں موجود ہیں۔ اس کا مطلب گویا یہ ہے کہ یہاں جو علاقے برطانیہ اور فرانس کے زیر اثر ہیں۔ ان کو جلد از جلد خود اختیاری کا حق تفویض کیا جائیگا۔ اور وہ ملک جلد ہی ان مغربی اقوام کے چنگل سے آزاد ہو جائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ امر جہاں تک ملایا ہند چینی وغیرہ ممالک کا تعلق ہے نہائت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ بلکہ اجتماعی دفاعی شرائط سے بھی کہیں زیادہ خوشکن ہے۔

پاکستان کا موقف وجود میں آنے کے روز سے ہی یہ موقف رہا ہے۔ کہ محکوم ممالک کو جو کسی نہ کسی دوسری قوت کے زیر اثر چلے آتے ہیں جلد از جلد آزادی ملنی چاہیئے۔ چنانچہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے جب کبھی موقعہ ملا ہے بین الاقوامی سٹیج پر نہائت پر زور طریقے سے اپنے اس موقف کی حمایت کی ہے۔ اور مغربی سامراجی طاقتوں کو ناراض کرنے کی حد تک حمائت کرنے سے بھی گریز نہیں کی۔ اس لحاظ سے بھی یہ معاہدہ پاکستان کی عظیم فتح ہے۔ چنانچہ ایسوشی ایٹڈ پریس کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق کراچی میں اس امر پر بھی اظہار مسرت کیا گیا ہے۔ کہ "معاہدہ میں اس منطقہ کے ملکوں کے حق خود ارادیت کی تکمیل کی بھی یقین دہانی کی گئی ہے"۔

ہمارا خیال ہے کہ برطانیہ اور فرانس کا اس اصول کو تسلیم کر لینا افریقہ کی نوآبادیات پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور پاکستان نے شمالی افریقہ کے اسلامی محکوم ممالک کے لئے اب تک جو جدوجہد کی ہے۔ اس کا بار آور ہونا اب اور بھی یقینی ہو گیا ہے۔

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت فار وِمن موسمی تعطیلات کے بعد ۲۱ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ تمام بورڈرز کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۰ ستمبر کی شام تک جامعہ نصرت ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

تھرڈ ایر کا داخلہ ۱۵ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم کے ساتھ پرووژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ انٹرویو ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو ہوگا۔ جامعہ نصرت میں پردے کا نہائت اعلےٰ انتظام ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ کالج کے کمپاؤنڈ میں ہوسٹل کی بلڈنگ ہے۔ طالبات کی صحت اور تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے۔ جو طالبات عربی نہیں جانتیں۔ انہیں عربی سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جو قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتیں۔ انہیں شام کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے

مشکلات کے باوجود ہر سال خداوند تعالےٰ کے فضل سے عموماً نتیجہ سو فیصدی رہتا ہے۔ اس سال ایف۔ اے میں ایک لڑکی نے ۶۱۴ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ کالج کی نگران سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اپنی لڑکیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں۔ تاکہ وہ نہ صرف روزمرہ کی دنیوی ذمہ واریوں کو کامیابی کے ساتھ سنبھال سکیں۔ بلکہ اسلام کی سپاہی بھی بن سکیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

خدام! یہی تو خدمت کا موقعہ ہے

تمام خدام نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد برائے امداد سیلاب زدگان پڑھ لیا ہوگا۔ اس کے متعلق تمام قائدین اور زعماء اور خدام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن امداد اور کوشش کریں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے مکمل تعاون کر کے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ اکٹھا کر کے بھجوائیں۔ یہی تو خدمت کا موقعہ ہے۔

اگر ہم ایسے ضرورت کے موقعہ پر اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وطن اور اپنی قوم کے کام نہ آئے۔ اور اپنے بھائیوں کی مصیبت کے وقت میں امداد نہ کی۔ تو پھر اور کونسا موقعہ ہماری خدمت کا موقعہ آئے گا؟

اگر کسی جگہ منتظمین کو والنٹیرز کی ضرورت ہو۔ تو خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ امید ہے آپ اپنی کوششوں سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں گے۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

لابوان (بورنیو) بذریعہ ڈاک۔ مکرم محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو کو اللہ تعالےٰ نے چوتھی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام صدیقہ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صالحہ خادمۂ دین اور صاحبۂ اقبال بنائے آمین۔

قائدِ اعظم محمد علی جناح

— از فرخ امین صاحب —

میری خوش نصیبی

میری خوش نصیبی مجھے قائد اعظم کے قریب لائی۔ پاکستان کی عارضی حکومت کے قیام کے چار دن بعد ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو نئی دہلی میں مجھے حکم ملا کہ میں ٹھیک دس بجے محمد علی صاحب سکرٹری جنرل سے ملوں۔ میں وقت مقررہ پر پہنچا۔ انہوں نے مجھے اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری منتخب کر کے قائد اعظم کی خدمت میں پہونچنے کا حکم دیا۔ میں زندگی کے اس غیر معمولی تغیر پر مسرور بھی تھا۔ اور کسی قدر پریشان بھی۔ سرور تو اس لئے کہ کسی مسلمان کے لئے اس سے بڑی عزت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اسے قوم کے معمار اور مملکت کے بانی قائد اعظم کی خدمت کا موقعہ ملے۔ لیکن اس مسرت کے ساتھ مجھے تھوڑی سی پریشانی بھی تھی۔ اب تک میں نے قائد اعظم کو دور سے جلسوں کے منبروں اور اسمبلی کے ایوان میں دیکھا تھا۔ اور ان کا گرویدہ تھا۔ لیکن اتنی بڑی ہستی سے اس قدر قریب ہونا ذرا مختلف بات تھی۔ اور اسی لئے جب میں ملنا اورنگ زیب روڈ کی طرف جا رہا تھا۔ تو میری رفتار میں ایک عجیب قسم کی ہچکچاہٹ تھی۔ وہاں پہنچ کر اپنا کارڈ بھجوایا۔ شائد میرے پہونچنے کی اطلاع قائد اعظم کو پہلے ہی دے دی گئی تھی۔ مجھے فوراً اندر طلب فرمایا۔ اور میں ذرا سی دیر میں قائد اعظم کے سامنے کھڑا تھا یہ لمحہ میری زندگی کا اہم ترین لمحہ ہے۔ قائد اعظم صوفے پر تشریف فرما تھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ گھبراہٹ اب بھی مجھ پر غالب تھی۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ خدا جانے قائد اعظم مجھ سے کیا خدمت لیں گے۔ لیکن قائد اعظم کے مخصوص مشفقانہ انداز نے بہت جلد میری گھبراہٹ ختم کر دی۔ پہلے انہوں نے میری ذات میری ملازمت اور میرے کراچی جانے کے متعلق کچھ سوالات پوچھے۔ اور پھر خطوں اور تاروں کے اس ڈھیر کی طرف جو گورنر جنرل کے تقرر پر دنیا کے مختلف حصوں سے قائد اعظم کے پاس آئے تھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم مہربانی کر کے ان پر ایک نظر ڈالو گے یہ بات قائد اعظم نے ایسے لہجہ اور انداز میں فرمائی۔ کہ جو تھوڑی بہت گھبراہٹ اب تک مجھ پر طاری تھی۔ وہ یک لخت رخصت ہو گئی۔

"ہمارے پاس انسانی قوت کا شاندار سرمایہ ہے"

اس کے دو ہفتہ بعد ہم کراچی پہنچ گئے۔ اور آتے ہی سرکاری مصروفیتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱۴ اگست کو جب دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا۔ تو قائد اعظم نے فرمایا تم بھی میرے ساتھ چلو۔ اسمبلی کا یہ اجلاس کراچی میں ان کی پہلی سرکاری مصروفیت تھی۔ سڑک کے دونوں طرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ فضا قائد اعظم زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔ اور میری آنکھوں میں مسرت کے آنسو تھے۔ اس دل افروز منظر سے قائد اعظم بھی متاثر تھے۔ انہوں نے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے پاس انسانی قوت کا کتنا شاندار سرمایہ ہے۔ اگر ہم ان کے جوش کو صحیح راہوں پر لگا سکیں تو پاکستان یقیناً دنیا کی نمایاں مملکتوں میں سے ایک ہو۔ اب ہم اسٹریچن روڈ پر وائی ایم سی اے کی عمارت کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ اس عمارت کو دیکھ کر قائد اعظم نے فرمایا وائی ایم سی اے تنظیم کی ایک بڑی اچھی مثال ہے تھوڑے سے آدمیوں نے دنیا کے کونے کونے میں اس کی شاخیں قائم کر لی ہیں۔ اس کے بعد باتوں باتوں میں قائد اعظم پارسیوں کے متعلق فرمانے لگے کہ یہ تھوڑے سے لوگ محض اپنی جانفشانی اور تنظیم کی بدولت عزت اور دولت دونوں کے مالک ہیں۔ اگر ہم بھی اپنے لوگوں کو صحیح تربیت دے کر منظم کر سکیں۔ تو ہم حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

انتہائی مصروفیت

حالانکہ گورنر جنرل ہونے کے بعد قائد اعظم نے ایک لمحہ بھی آرام نہیں کیا۔ اور آخر یہ کثیر الاشغالی ان کی موت کا باعث ہوئی۔ لیکن پاکستان کے قیام کے بعد کے ابتدائی مہینے ان کے لئے انتہائی مصروفیت اور پریشانی کے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو بیدردی سے تہ تیغ کیا جا رہا تھا۔ اور مغربی پنجاب کی حکومت جو (۱۶ اگست کو مسلم لیگی وزارت کے ہاتھوں میں آئی تھی۔) کو یکایک مہاجرین کے سخت اور زبردست مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا تھا یہ سخت آزمائش کا وقت تھا حکومت کے قدم متزلزل تھے۔ اور یہ اندیشہ تھا کہ پاکستان اپنے قیام کی پہلی ہی منزل میں ختم ہو جائے۔ قائد اعظم نے اس زمانہ میں جانفشانی سے کام کیا۔ اور متزلزل کے اس اندیشناک دور میں ان کی آواز کی یہ گرج "پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے"۔ لوگوں کے لئے سہارا بنی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان مستحکم ہو گیا اور مستحکم رہے گا۔ لیکن آزمائش کے اس دور کی قائد اعظم کو بہت بڑی قیمت دینی پڑی۔ ان کی صحت خراب ہو گئی

قوم کی ایک بڑی بدنصیبی

قائد اعظم سے میرے تعلقات محض ایسے نہیں تھے جو گورنر جنرل اور اس کے اسٹاف کے درمیان ہونے چاہئیں۔ بے تکلفی کے لمحوں میں قائد اعظم شفقت اور کرم کا مجسمہ ہوتے تھے خصوصاً ایسے لمحوں میں مجھ پر انکے الطاف بے پایاں ہوتے تھے۔ اکثر مجھے یہ سعادت نصیب ہوتی کہ وہ مجھ سے اپنے خیالات اور رجحانات کے متعلق گفتگو فرمانے لگتے۔ ہم لوگ لاہور میں تھے ہندوستانی فوجیں کشمیر میں داخل ہو گئیں تھیں اسی زمانہ میں ایک دن قائد اعظم فرمانے لگے کہ مسلمان قوم کی ایک بڑی بدنصیبی یہ ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خود ہم ہی میں سے ایسے لوگ مل جاتے ہیں۔ جو آسانی سے ان کا آلہ کار بن جاتے ہیں۔ ایک اور موقعہ پر زیارت میں ایسے مسلمان گفتگو کا موضوع بن گئے۔ جنہوں نے جنگ کے زمانہ میں جنگی ملازمتیں کر لیں۔ اور شراب خوری کے عادی ہو گئے۔ اس سلسلہ میں قائد اعظم نے فرمایا کہ یہ انسانی کردار کی انتہائی پستی ہے۔ کہ ایسی رکیک حرکتیں کریں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ جو کام انکے سپرد کیا جائے خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ قابلیت کے ساتھ اچھی طرح انجام دیں۔ دیر یا سویر ان کی محنت کا انعام ضرور ملتا ہے۔ کوئی آقا یا حکومت کسی مستحق ملازم کو ترقی کرنے سے ہرگز نہیں روک سکتا۔ اگر سرکاری ملازم اسی اصول کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور اونچے مرتبے یا ترقی حاصل کرنے کے لئے سفارشوں یا سازشوں سے کام لینا چھوڑ دیں۔ تو اعزہ پروری اور دوست نوازی کا خاتمہ ہو جائے۔ اور ہماری سیاسی زندگی [illegible] صحت ور عناصر سے معمور ہو جائے

آخری بیماری

قائد اعظم کی آخری بیماری کے حالات لوگوں کو عام طور پر معلوم ہیں۔ ہوا یوں کہ کراچی میں جب قائد اعظم نے کسی طرح بھی سرکاری کام کرنا کم نہ کیا یہاں تک کہ جب ڈاکٹروں کے مشورے سے وہ تبدیلی کے خیال سے دو ایک دن کے لئے جا کر ملیر رہتے۔ تو وہاں بھی کام کرنا یا لوگوں سے ملنا بند نہ کرتے۔ انہیں آرام کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے وہ ۲۵ مئی کو کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئے۔ لیکن اسی آرام کے زمانہ میں پاکستان کے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرنے کی غرض سے جون کے آخر میں کراچی تشریف لائے۔ یہاں کے مختصر قیام میں اتنا کام کیا۔ کہ جب وہ بلوچستان واپس پہونچے۔ تو سارے اچھے اثرات جو ایک ماہ کے آرام سے پیدا ہوئے تھے زائل ہو چکے تھے کام کی زیادتی نے انہیں پھر تھکا دیا تھا۔ وہ بیمار ہو گئے۔ اور محترمہ فاطمہ جناح نے اس بات پر زور دیا کہ باہر کسی ماہر معالج کو بلا لیا جائے۔ لیکن قائد اعظم راضی نہ ہوئے۔ اور مس جناح نے اس زمانہ میں قائد اعظم کی دیکھ بھال اور تیمارداری کی خاطر خدا جانے کتنے دن رات اپنے اور قائد اعظم کے کمرے کے درمیان آتے جاتے گذار دیے۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب نے قائد اعظم سے کہا۔ "قائد اعظم جو پاکستان آپ نے اتنی طویل جدوجہد کے بعد حاصل کیا ہے اسے مضبوط بنانے کے لئے ہمیں ابھی دس برس تک آپ کی ضرورت ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ابھی ڈاکٹر صاحب اپنا جملہ پورا نہیں کر سکے تھے کہ قائد اعظم نے فرمایا "میں اپنا کام کر چکا۔ اب مجھے مرنے کا رنج نہیں ہو گا۔ لیکن میں زیارت میں نہیں مرنا چاہتا" یہ کہہ کر انہوں نے اپنے وہی الفاظ فرمائے۔ جو بعد میں یوم استقلال کے پیغام میں دہرائے گئے ہیں۔ "آپ کے پاس اب کچھ ہے۔ ایک آزاد اور خود مختار ملک جس میں آپ زندگی کی تشکیل اپنی مرضی کے مطابق کر سکتے ہیں۔ قدرت نے آپ کو سب کچھ دیا ہے۔ آپ کے وسائل لامحدود ہیں۔ سوائے کوئلے، اور لوہے کے لیکن یہ چیزیں بھی آپ اپنی فاضل پیداوار کے بدلے میں دوسرے ملکوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب یہ کام نئی نسل کا ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی تعمیر کرے اور اس کو مضبوط بنائے۔"

اسی زمانہ کا ذکر ہے کہ قائد اعظم ایک دن کوئی سرکاری کاغذ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ ان کی عینک پھسل کر نیچے گر پڑی۔ انہوں نے اسے اٹھا کر پھر لگا لیا۔ لیکن وہ پھر پھسل کر گر پڑی اس مرتبہ قائد اعظم نے میری طرف نظر اٹھائی۔ جیسے وہ متوقع ہیں کہ میں کچھ کہوں۔ میں نے عرض کیا "قائد اعظم آپ کی عینک ڈھیلی ہو گئی ہے"۔ انہوں نے فرمایا۔ "ہاں میرا خیال تھا۔ کہ یہاں آ کر میں ذرا توانا ہو جاؤں گا۔ لیکن اس کے برخلاف میں دبلا پتلا ہوتا جا رہا ہوں۔"

آخری سرکاری کاغذ جس پر دستخط کئے

بیماری کے پورے زمانہ میں قائد اعظم نے اس وقت تک سرکاری کاموں کا سلسلہ جاری رکھا جب تک ان میں ذرا بھی سکت باقی رہی۔ ہم انہیں کاموں کی اطلاع نہ دیتے۔ مگر انہیں پتہ چل جاتا۔ تو وہ کام کرنے پر مصر ہوتے مجھے وہ دن ہمیشہ یاد رہے گا جب انہوں نے یو این او میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر محمد ظفر اللہ خان کو پورے اختیارات دینے کے لئے آخری سرکاری کاغذ پر دستخط کئے۔

قائد اعظم اپنی مسہری پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے کاغذ ان کے سامنے پیش کیا۔ اس پر نظر ڈال کر قائد اعظم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا "امین! کچھ نظر نہیں آ رہا"۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ روشنی کی کمی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ بجلی روشن کر دی۔ قائد اعظم نے پھر کاغذ پر نظر ڈالی۔ اور اسے پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے ذرا سی دیر میں وہاں سے ہٹا لی۔ اور میری طرف دیکھا۔ میں سمجھ گیا۔ کہ کاغذ کو پڑھنے میں انہیں اب بھی دقت ہو رہی ہے۔ کمرے کے بائیں طرف ایک کھڑکی تھی جس پر ایک موٹا سا پردہ پڑا ہوا تھا۔ کھڑکی کے پاس جا کر میں نے پردہ سرکا دیا کہ

(باقی صفحہ سات پر دیکھیں)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۱ اگست ۵۳ء

اسلام اور مغربی تہذیب کے باہمی تصادم سے رونما ہونے والے حالات

اور

قوموں کے عروج و زوال کے متعلق پروفیسر آرنلڈ ٹوئن بی کے تاثرات

(دوم)

مسعود احمد

اس سے قبل ہم نے قوموں کے عروج و زوال سے متعلق ایک تاریخی حقیقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ نامور مورخین نے اس حقیقت کو نہایت شد و مد کے ساتھ پیش کیا ہے۔ چنانچہ آج ہم ان نامور مورخین میں سے پروفیسر آرنلڈ جے۔ ٹوئن بی کے تاثرات پیش کر رہے ہیں۔

پروفیسر ٹوئن بی نے تاریخی شواہد کی روشنی میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کہ جب دو عظیم تہذیبوں کے تصادم سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس میں ایک تہذیب اپنی بالادستی کے باعث اس قدر ہمہ گیر طاقت حاصل کر لیتی ہے کہ اسے نیچا دکھانا یا اس کے پنجۂ استبداد سے بچ نکلنا یکسر ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل دوسری تہذیب کے ماننے والے اپنی انتہائی پستی کے باعث جوشیلے قسم کے انتہا پسندوں اور شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسندوں کے دو متضاد گروہوں میں بٹ کر عدم دنیستی کے وو ہرے خطرے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا یہ سمجھنے لگتی ہے۔ کہ اب یہ تہذیب اپنی آخری عمر کو پہنچ کر ختم ہوا چاہتی ہے۔ تو اس وقت غیر شعوری طور پر ان کے درمیان خالص مذہبی تحریک کی شکل میں بیداری کی ایک خفیف رمق پیدا ہوتی ہے۔ جسے نہ وہ خود ہی کوئی اہمیت دیتے ہیں۔ اور نہ دنیا پر چھائی ہوئی بالادست تہذیب کے متوالے طاقت و غرور کے گھمنڈ میں اسے خاطر میں لاتے ہیں۔ لیکن وہ رمق دفعتہ رفتہ بڑھتی اور پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اور بالآخر صدیوں کی مسلسل جد و جہد کے بعد انسانوں کے قلوب و اذہان پر اس قدر مسلط ہو جاتی ہے۔ کہ دنیا کے سب تہذیبی نظام اس کے آگے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کے ٹکراؤ یا جنگ و جدال کے بغیر ہی وہ آخری دموں کو پہنچی ہوئی تہذیب اور اس کی انتہائی گری ہوئی قوم ساری دنیا پہ چھا جاتی ہے۔ تمام بالادست تہذیبیں اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتی ہیں۔ اور اسی کی فرمانروائی کو از خود اپنے اوپر مسلط کر کے خود اسی کی ہمنوائی اور اسی کی علمبرداری میں فخر محسوس کرنے لگتی ہیں۔ پروفیسر ٹوئن بی نے ایسی مذہبی تحریکوں کو دینِ ارفع یا برتر عقائد (Higher Religions) کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ انتہائی کمزوری کی حالت میں اٹھنے والی ایسی مذہبی تحریکیں چند سال نہیں بلکہ صدیوں کی پر امن اور انتھک جد و جہد کے بعد دنیا پر غالب آتی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

”جن تاریخی حقائق کو ہم نے مشعل راہ بنایا ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ ارفع مذاہب جو عظیم تہذیبوں کے باہمی تصادم کے وقت جنم لیتے ہیں۔ انہیں اپنے عروج کو پہنچنے میں صدیاں لگ جاتی ہیں۔ اور ایک ایسی دوڑ میں جو اس قدر طویل زمانے پر پھیلی ہوئی ہو۔ بسا اوقات سیاہ رنگ کا گھوڑا ہی (جو اپنے اندر کوئی جاذبیت نہیں رکھتا۔ ناقل) بالآخر بازی لے جاتا ہے“

("Civilization on Trial" by Arnold J. Toynbee Page 204)

وہ کونسے تاریخی حقائق ہیں۔ جنہیں مشعل راہ بنانے کے بعد آرنلڈ ٹوئن بی اس نتیجے پر پہنچے ہیں؟ سو یہ وہی حقائق ہیں۔ جن کی طرف ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں۔ یعنی اسیرین تہذیب اور یونانی و رومی تہذیب کے تصادم سے بنی اسرائیل کا انتہائی نامساعد حالات سے دوچار ہونا اور پھر حد درجہ مایوسی کی حالت کو پہنچنے کے بعد کس مپرسی کی حالت میں اٹھنے والے مسیح ناصری کے ہاتھوں صدیوں کی جد و جہد کے بعد خود رومی تہذیب پر غالب آنا۔

پروفیسر ٹوئن بی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۲ پر رومیوں کے دورِ اقتدار میں یہودیوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ کیا یہودیوں کے انتہا پسند و اعتدال پسند طبقے جو اپنی قوم اور اپنی تہذیب کو رومیوں کے پنجۂ استبداد سے چھڑانے میں یکسر مایوسی کا شکار ہو چکے تھے۔ کبھی یہ بات تصور میں بھی لا سکتے تھے۔ کہ ناصرہ کی بستی کے غریب و مفلوک الحال لوگ ان کی دستگیری کا باعث بنیں گے؟ یہ امر نہ یہودیوں کے نزدیک قرین قیاس تھا۔ اور نہ گلیل کا رومن گورنر ہیروڈ انٹی پاس کسی حال میں اسے باور کر سکتا تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ اسی ناصرہ کے مفلوک الحال لوگوں نے ایک Higher Religion کی مدد سے نہ صرف یہ کہ یہودیوں کو خاک سے اٹھا کر ثریا پر پہنچایا۔ بلکہ خود رومیوں کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ یہودیوں کو روحانی طور پر اپنا آقا و مقتدا تسلیم کریں۔ بے شک ابتداء میں یہودیوں نے بھی مسیح ناصریؑ کو نہ مانا۔ اور رومی بھی انہیں خاطر میں نہ لائے۔ بلکہ ان کے ماننے والوں کو ایسے ایسے مظالم کا تختۂ مشق بنایا۔ کہ جن کے حالات سن کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بالآخر مسیحؑ کے ماننے والے ہی کامیاب ہوئے۔ مسیحؑ نے نہ انتہا پسندوں کا ساتھ دیا۔ اور نہ شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسندوں کا۔ دونوں ہی ان کے پاس آ آ کر کہتے تھے۔ کہاں ہے وہ تیری موعودہ بادشاہت؟ اگر واقعی تو خدا کی طرف سے آیا ہے۔ تو ہمیں رومیوں کی غلامی سے نجات دلا۔ اور ہمیں ہمارے ملک میں پھر حکمران کر۔ مسیحؑ دیکھ رہے تھے۔ کہ ان میں وہ خو بو ہی نہیں۔ کہ یہ لڑ کر پھر برسرِ اقتدار آ جائیں۔ اور اگر آ بھی گئے۔ تو انہوں نے رومیوں کی طرح ہی دنیا میں ظلم و فساد کرنا ہے۔ اس لئے مسیحؑ نے انہیں اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور کیریکٹر بنانے کی تلقین کی۔ اور جو لوگ ایمان لا کر ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوتے گئے۔ انہیں کہا۔ کہ وہ دوسروں کو بھی اسی کی تلقین کرتے چلے جائیں۔ اگر کہیں مسیحؑ یہودیوں کی خواہش کے مطابق رومی حکومت سے ٹکر لے لیتے۔ تو ان کا سارا مشن ہی ناکام ہو جاتا۔ چنانچہ خود ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے بھی (جو اشاعتِ دین کو تلوار کی اعانت سے بے نیاز نہیں مانتے) اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ اس وقت مسیحؑ کا جہاد نہ کرنا ہی بہتر تھا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

”مسیحیت میں جنگ، صلح، حکومت، سیاست تعزیرات وغیرہ کے متعلق وہ تمام احکام باقی رکھے گئے تھے۔ جو توراۃ میں مذکور تھے۔ دینِ مسیح ان میں سے کسی کا حتیٰ کہ ایک لفظ اور شوشے کا بھی منکر نہ تھا۔ لیکن مسیحؑ نے ان احکام کی تنفیذ اس لئے نہیں کی۔ کہ جس عہد میں وہ پیدا ہوئے تھے اس میں ان کی تنفیذ کا کوئی موقع ہی نہ تھا۔

...... مسیحؑ کی بعثت کے وقت ان کی قوم سات آٹھ سو برس سے غیر قوموں کی غلامی میں مبتلا تھی۔ ان کی ولادت سے ۶۰ برس پہلے ہی روم کی افواج نے فلسطین پر حملہ کیا تھا۔ اور اسے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پامال کرتی چلی گئی تھی۔ جس وقت مسیحؑ نے آنکھ کھولی۔ تو ان کی پوری قوم رومیوں کی قید غلامی میں جکڑی ہوئی تھی۔ خود ان کا وطن یہودیہ ۶ء میں براہِ راست رومی صوبہ داروں کے زیر انتظام آ گیا تھا۔ جو پروکیوریٹر (Procurator) کہلاتے تھے۔ جب ان کی پیغمبرانہ دعوت کا آغاز ہوا۔ تو یروشلم کا پروکیوریٹر پونتوس پیلاطس جیسا بے انصاف اور بے ضمیر شخص تھا۔ ان بے دین آقاؤں کی غلامی میں بنی اسرائیل کی ذہنی و اخلاقی حالت اس حد تک خراب ہو چکی تھی۔ کہ وہ کلمۂ حق سننے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ مسیحؑ کی آنکھوں کے سامنے گلیل کا رئیس ہیرودیس محض ایک رقاصہ کو خوش کرنے کے لئے حضرت یحییٰ کو قتل کرا چکا تھا۔ اور خود مسیحؑ کی قدر و قیمت بھی ان کی قوم میں جیسی کچھ تھی۔ اس کا حال اس سے ظاہر ہے۔ کہ آخر میں انہوں نے براباؔ نامی ڈاکو کی جان کو مسیحؑ کی جان سے زیادہ قیمتی سمجھا۔ ایسی حالت میں مسیحؑ کے لئے کیونکر ممکن تھا۔ کہ اپنی دعوت کے آغاز ہی میں جنگ کا جھنڈا لے کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور لڑ کر ایک آزاد دینی حکومت قائم کر دیتے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ یہودیوں کی روح نکل چکی ہے۔ ان کی سیرت میں کوئی مضبوطی اور ان کی قومیت میں کوئی زندگی باقی نہیں ہے۔ اس لئے ان کا سب سے پہلا کام یہی تھا۔ کہ اپنی قوم کو اس اخلاقی پستی کے گڑھے سے نکالتے جس میں گری ہوئی تھی۔ اور اس میں فضیلتِ اخلاق کی روح پھونکتے۔ جس کے بغیر کوئی قوم غلامی کی زنجیروں کو توڑنے اور دنیا میں اپنے آزاد وجود کو برقرار رکھنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اول اول انہوں نے قومی سیرت کے اسی پہلو کی طرف توجہ کی اور اپنے اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی پر امن فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس میں حکومت وقت سے کسی قسم کے تصادم کا موقع نہ آئے۔ کیونکہ اگر ابتدا ہی میں حکومت سے مقابلہ شروع ہو جاتا۔ تو اصل اصلاحی کام بھی نہ ہوتا۔ اور اس کے انجام پائے بغیر حکومت کے مقابلے میں بھی ناکامی ہوتی۔ اسی لئے انہوں نے حکومت کے ساتھ تصادم کرنے سے انتہائی پہلو تہی کی۔“

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۳۶۵-۳۶۶)

ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی مندرجہ بالا تحریر سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ جس وقت مسیحؑ دنیا میں آئے۔ اس وقت جوشیلے قسم کے انتہا پسندوں اور شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسندوں میں سے کوئی ایک بھی صحیح راستے پر گامزن نہ تھا۔ اس لئے یہودی دن بدن قعر مذلت میں گرتے جا رہے تھے۔ چنانچہ جب یونانی اور رومی تہذیبوں کے مقابلے میں ان کی پستی اور ان کا انحطاط انتہا کو پہنچ گیا۔ تو پھر مسیحؑ کو آ کر اپنا تمام وقت ان کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور سیرۃ سازی کے اوصاف سے انہیں بہرور کرنے میں صرف کرنا پڑا اور ایک ایسی راہ اختیار کرنی پڑی۔ جو جوشیلے قسم کے انتہا پسند اور شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسند دونوں ہی سے یکسر مختلف تھی۔ اور پھر شدت مرض کے مطابق اصلاحِ احوال میں بھی صدیاں لگ گئیں۔ لیکن یہ نہیں ہوا۔ کہ مسیحؑ کو مریض جاں بر نہ ہو سکا ہو۔ وہ شفایاب ہوا اور اب شفایاب ہوا۔ کہ اسکی سمت دنوانائی کے آگے سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اور ہزاروں سال گزرنے کے بعد بھی ابھی تک جھکی ہوئی ہیں۔

(باقی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۹۹۷ میں سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ مہر /۵۰۰ روپے بصورت زیور اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میرے مرنے کے وقت جو بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی خانیوال۔ گواہ شد عبدالغنی سکرٹری مال جماعت احمدیہ خانیوال۔ گواہ شد شیخ محمد عبداللہ بقلم خود سکرٹری تحریک جدید خانیوال گواہ شد غلام احمد ارشد مولوی فاضل

وصیت نمبر ۱۳۹۹۹ میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر /۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ قیمت /۱۰۰ روپیہ ہے۔ کل میزان /۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ نقد /۱۰ روپیہ ہیں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الراقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ الامۃ نشان انگوٹھا فاطمہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ عطا محمد بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۱ میں عائشہ بی بی زوجہ چوہدری امام بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد نقد مبلغ /۶۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ میرے فرزندوں کے پاس موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد عبداللہ بقلم خود گواہ شد چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۲ میں عطا محمد ولد چوہدری امام بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن گوٹھ امام بخش۔ ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد

غیر منقولہ نہری اراضی ۱۶½ ایکڑ /۱۹۲۰۰ واقعہ دیہہ کوٹھی گوٹھ امام بخش | منقولہ جائداد پانچ راس بھینس قیمت /۱۲۵
" " ۲۴ " /۲۰۰۰ " گنگ گوٹھ دریا خاں | ایک راس گھوڑی " /۵۰۰
" " ۱۵ " /۸۰۰۰ " چک $\frac{۳۰}{۱۱۰ل}$ $\frac{۱۰۹}{۱۲-ل}$ | زیور طلائی دس تولہ / دو کنال دس مرلہ واقعہ ربوہ محلہ الف مکان دس نالہ پختہ /۹۵۰۰ /۹۵۰۰ کل /۴۳۵۰

میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ العبد عطا محمد بقلم خود موصی۔ گواہ شد محمد عبداللہ بقلم خود گواہ شد۔ چوہدری غلام نبی برادر حقیقی موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۳ میں شیخ سراج الدین نومسلم ولد موسیٰ مسیح صاحب قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد کوئی نہیں۔ میری مزدوری کی آمد سالانہ مبلغ /۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا سراج الدین نومسلم گواہ شد چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش گواہ شد عطا محمد بقلم خود گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۴ میں نذیر احمد ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم گل جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چک ۲۱ ددھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ والد صاحب بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں منقولہ جائداد نقد روپیہ مبلغ /۲۵۰۰ روپیہ ہے ایک راس بھینس جس کی قیمت مبلغ /۳۰۰ ہے۔ کل میزان مبلغ /۲۸۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ العبد نشان انگوٹھا نذیر احمد ولد اللہ دتہ۔ گواہ شد غلام قادر بقلم خود چک ۲۱ ددھ گواہ شد محمد شفیع سکرٹری مال چک ۲۱ ددھ

وصیت نمبر ۱۴۰۰۵ میں مبارکہ بی بی زوجہ محمد شفیع قوم کاٹھی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دیہہ چک ۲۱ ددھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ /۳۲ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ غیر منقولہ جائداد ۶ ایکڑ ہے۔ جس کی قیمت /۲۵۰ روپیہ فی ایکڑ کل میزان چھ ایکڑ کی /۱۵۰۰ روپیہ کل جملہ /۱۵۳۲ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا مبارکہ بی بی موصیہ گواہ شد بقلم خود محمد شفیع سکرٹری مال خاوند موصیہ چک دیہہ ۲۱ ددھ۔ گواہ شد عبدالحق موصی سیکرٹری تبلیغ چک دیہہ ۲۱ ددھ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۶ میں عبدالحق ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چک نمبر ۸ اکھیراج ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ۴۲ ایکڑ جس کی قیمت فی ایکڑ مبلغ /۳۰۰ روپیہ ہے۔ کل ۴۲ ایکڑ کی قیمت مبلغ /۱۲۶۰۰ روپیہ ہے۔ منقولہ جائداد مال مویشی قیمت /۱۰۰۰ روپیہ۔ میزان کل /۱۳۶۰۰ روپیہ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم عبدالحق ولد محمد ابراہیم وصیت کنندہ۔ العبد عبدالحق ولد محمد ابراہیم وصیت کنندہ۔ گواہ شد بقلم خود محمد شفیع سیکرٹری مال چک ۲۱ ددھ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۷ میں طالعہ بی بی زوجہ غلام قادر صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دیہہ چک ۲۱ ددھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ مبلغ /۲۲ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اور ایک تولہ سونا قیمت /۱۰۰ روپیہ زیور چاندی ایک سیر قیمتی /۱۲۰ روپیہ جائداد غیر منقولہ سات ایکڑ ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ /۲۵۰ روپیہ کے حساب سے /۱۷۵۰ روپیہ ہے کل میزان /۲۰۰۲ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا طالعہ بی بی موصیہ گواہ شد بقلم خود محمد شفیع سکرٹری مال چک ۲۱ ددھ۔ گواہ شد۔ غلام قادر بقلم خود خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۸ میں اللہ دتا ولد چوہدری فضل دین صاحب قوم گل جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چک ۲۱ ددھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری سترہ ایکڑ چار کنال ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ /۲۵۰ روپیہ کے حساب سے /۴۳۰۵ روپیہ ہے اور منقولہ جائداد قیمتی مبلغ نقد /۲۲۵۰ روپے ہے کل میزان /۶۵۵۵ ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا اللہ دتہ موصی دیہہ چک ۲۱ ددھ گواہ شد نشان انگوٹھا نذیر احمد فرزند حقیقی موصی گواہ شد عبدالحق موصی سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۴۰۰۹ میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر /۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی دو تولہ قیمت /۲۰۰ روپیہ ہے۔ منقولہ دو راس بھینس قیمت /۵۰۰ روپیہ کل میزان مبلغ /۱۲۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد اور ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ حمیدہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد عطا محمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۰ میں عائشہ بیگم بیوہ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرحوم خاوند کی جائداد غیر منقولہ واقعہ صدر بازار سیالکوٹ چھاؤنی جو ابھی غیر منقسم ہے۔ اور اس میں آٹھ دس حصہ دار شریک ہیں کی ماہوار آمد اوسطاً /۷۵ روپے ہے۔ جس میں سے میرے حصہ کی تقریباً /۹ روپے ماہوار میرا شرعی حق بنتا ہے اس نو روپیہ ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جائداد غیر منقولہ مذکورہ بالا میں سے تقریباً چھ ہزار روپیہ /۶۰۰۰ مالیت کی جائداد میرا شرعی حق بنتا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد یا ماہوار آمد نہیں۔ اگر مستقبل میں کوئی آمد یا جائداد اور ثابت ہوئی۔ تو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ عائشہ بیگم۔ گواہ شد شبیر احمد نائب وکیل المال۔ گواہ شد۔ عبدالمجید دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۳ میں میاں محمد ولد جلال الدین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ زمینداری مزدوری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن گوٹھ مولا بخش ڈاکخانہ دیہہ ماہ کھنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ آمد سالانہ بذریعہ زمینداری مزدوری مبلغ /۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا میاں محمد ولد جلال الدین گواہ شد بشارت احمد سکرٹری تبلیغ گوٹھ مولا بخش۔ گواہ شد سلطان احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ گوٹھ مولا بخش۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۵ میں علاء الدین ولد چوہدری امام بخش قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن گوٹھ علاء الدین ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ۲۰ ایکڑ جس کی قیمت فی ایکڑ /۵۰۰ روپیہ کے حساب سے ۲۰ ایکڑ کی /۱۰۰۰۰ روپیہ ہے چک $\frac{۳۰}{۱۱۰ل}$ و چک $\frac{۱۰۹}{۱۲-ل}$ میں پندرہ ایکڑ زمین نہری جس کی قیمت /۷۵۰۰ روپیہ۔ پانچ راس بھینس قیمت /۶۰۰ روپیہ ایک راس گھوڑا قیمت /۲۵۰ روپیہ کارخانہ خوراس قیمت /۶۰۰۰ روپیہ ایک مکان رہائشی پختہ واقعہ محلہ الف ربوہ ایک کنال ہے قیمت /۶۰۰۰ روپیہ کل میزان /۳۱۷۵۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد علاء الدین وصیت کنندہ۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گوٹھ امام بخش۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۷ میں جمیل الرحمٰن رفیق ولد ملک محمد سلیم صاحب قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کوئی جائداد نہیں۔ میرا اپنی جیب خرچ /۱۰ روپے ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دے رہا ہوں۔ اسکے بعد اگر میری کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دونگا۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔ العبد جمیل الرحمٰن رفیق معرفت حفیظ الرحمٰن واحد ربوہ گواہ شد مسعود احمد دہلوی III ایئر تعلیم الاسلام کالج لاہور گواہ شد ...

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان جاپان سے غیر رسمی مذاکرات کرینگے

ہانگ کانگ ۱۰ ستمبر۔ منیلا سے جاپان اور امریکہ جاتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خان آج ہانگ کانگ سے گذرے۔ وہ جاپان کے تین روزہ غیر رسمی دورے پر آج ٹوکیو پہنچ جائیں گے۔

جاپان میں پاکستانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ سر محمد ظفر اللہ خاں مسٹر کیٹو او کاساکی وزیر خارجہ جاپان سے ملاقات کریں گے۔ ترجمان نے بتایا تاحال اس کا فیصلہ نہیں ہوا لیکن اغلب ہے کہ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر شیگرو یوشیدا وزیر اعظم جاپان سے بھی ملاقات کریں گے۔ ترجمان نے اس بات پر زور دیا کہ چونکہ وزیر خارجہ کا دورہ جاپان غیر رسمی ہے۔ اس لئے وہ جاپان کے لیڈروں سے جو گفت و شنید بھی کریں گے۔ وہ قطعاً غیر رسمی نوعیت کی ہوگی

ترجمان نے بتایا کہ وزیر خارجہ پاکستان اکتوبر کے مہینے میں جاپان کا دورہ کریں گے۔ اور اس وقت جاپان اور پاکستان کے مابین تجارت کے سلسلے میں سرکاری طور پر مذاکرات ہوں گے۔

وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے ۱۲ ستمبر کو نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں وہ پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

ڈھاکہ میں پولیس کا لاٹھی چارج

ڈھاکہ ۱۰ ستمبر   پولیس نے وکٹوریہ پارک کے نزدیک محرم کے جلوس پر لاٹھی چارج کیا۔ اور اشک آور گیس پھینکی۔ اہل جلوس اور پولیس کے تصادم میں چار پولیس مین جن میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی شامل ہے۔ اور ایک ایس پی بھی مجروح ہوئے ہیں۔ اہل جلوس کو یہ شبہ تھا کہ ان کے دو ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے سنگ باری شروع کر دی۔ تازہ اطلاع کے مطابق حالات پر قابو پا لیا گیا۔

مغربی پاکستان کو علاقائی وفاق بنانے کی تجویز ترک کر دی گئی

کراچی ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے نئے آئین میں مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کو علاقائی وفاق میں تبدیل کرنے کی مجوزہ سکیم ترک کر دی گئی ہے۔ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کی مقرر کردہ سب کمیٹی مرکز اور صوبوں میں تقسیم اختیارات کے متعلق آخری فیصلہ کل صبح اپنے اجلاس میں کرے گی۔ اس کے بعد مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرے گی۔

آج پنجاب ہاؤس میں پاکستان کے صوبوں کے ۴ وزرائے اعلیٰ کا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان کے علاقائی وفاق کے سوال کو طول نہ دیا جائے۔ اس اجلاس میں مرکزی وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ اور صوبائی وزراء نے بھی شرکت کی۔

مسٹر نہرو کی طرف سے سیٹو دفاعی معاہدہ کی مخالفت

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے جنہوں نے منیلا میں جنوب مشرقی ایشیا (سیٹو) کے دفاعی مذاکرات میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا آج پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں جنوب مشرقی ایشیا کے نئے دفاعی معاہدے کو نہایت افسوسناک تصور کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ جہاں تک بیرونی حملے کا مقابلہ کرنے کا تعلق ہے وہ تو درست ہے لیکن بعض اوقات حملے کا بچاؤ خود حملے کی صورت   اختیار کر جاتا ہے۔

عالمی بنک کے نمائندے دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ عالمی بنک کے دو نمائندوں کا مشن کراچی میں نہری پانی کے متعلق حکومت پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے بعد آج دہلی پہنچ گیا ہے۔ ان کے دونوں ارکان کل ہندوستانی حکام سے پھر گفتگو شروع کر دیں گے۔

لبنان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

بیروت ۱۰ ستمبر۔ آج لبنان میں وزیر اعظم عبداللہ الیافی کی کابینہ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی کابینہ کا استعفیٰ صدر لبنان کمال شمعون کے حوالے کر دیا۔ صدر نے نئی کابینہ کی تشکیل کے لئے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ استعفیٰ کی وجہ فقط داخلی ہے۔

مشرقی بنگال میں سیلاب کی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے

سیلاب زدگان کے لئے شاہ سعود کی طرف سے بیس لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ

ڈھاکہ ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ اب مشرقی پاکستان میں سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ ڈھاکہ اور میمن سنگھ کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ فرید پور اور برہم پترا کے درمیان بھی دو ہفتوں کے بعد ڈبل گاڑیوں کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔ چاٹگام اور میمن سنگھ کے درمیان ریلوے لائن پر سے پانی اتر رہا ہے۔

اس سے پہلے پتر اور نواکھلی میں پانی اترنا شروع ہو گیا تھا۔ لیکن بارش کی وجہ سے پانی کم ہونا رک گیا ہے۔ رنگپور کے علاقہ سے بھی پانی اترنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ لیکن تنگنڈائی سب ڈویژن میں پانی چڑھ گیا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے۔ ڈھاکہ سے بھی سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ ڈھاکہ میں پانی اترنے کی رفتار ۲۴ گھنٹوں میں دو انچ ہے موسمی دفتر کی پیشگوئی کے مطابق کل ڈھاکہ میں چمک اور گرج کے ساتھ بارش ہوگی۔

عطیات

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے سعودی عرب کے شاہ سعود نے بیس لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اس کا اعلان کراچی میں سعودی عرب کے سفارتخانے سے کیا گیا۔ اس کے علاوہ ملتان کے کپڑے کے تاجروں نے بھی مشرقی بنگال کے امدادی فنڈ میں بارہ ہزار روپے کی رقم بطور عطیہ دی ہے۔

تمام علاقے میں اب تک ۲۵ ہزار من چاول اور ایک لاکھ پینتیس ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار پانچ سو گز کپڑا دیا جا چکا ہے اور دیا جا رہا ہے۔ وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ایک سو ایک ہیلتھ اسسٹنٹ کے علاوہ شہروں میں پاک امریکی ڈاکٹری ٹیمیں بھی کام کر رہی ہیں۔ ایک لاکھ افراد کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں ضلع میں چاولوں کا بھاؤ گیارہ روپیہ سے تیرہ روپے من تک ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

باہر سے روشنی آسکے۔ اس مرتبہ بھی قائد اعظم کاغذ کی عبارت کو اچھی طرح نہ پڑھ سکے۔ دل کہہ رہا تھا کہ یا اللہ یہ کیا ہوا۔ اتنے میں انہوں نے مجھے دیکھا اور فرمایا کہ مجھے اٹھا کر بٹھا دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ ان کی پسلیوں کے پیچھے ہاتھ رکھ کر آہستہ سے سہارا دیا اور پیچھے کی طرف دو تکیے رکھ کر انہیں بٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن قائد اعظم کے لئے یہ بھی ممکن نہ ہوا کہ وہ اس طرح بیٹھ کر کاغذ پر دستخط کر سکیں۔ اس صورت حال سے انہیں بڑی الجھن ہوئی۔ وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ مجھے سہارا دو تاکہ میں پوری طرح بیٹھ سکوں۔ میں نے ہاتھوں کے سہارے سے ان کے جسم کو اور سیدھا کیا۔ میں ان کے سامنے کی طرف کھڑا تھا اور میرے دونوں ہاتھ ان کی دونوں پسلیوں کے نیچے تھے۔ اسی طرح اگر وہ کاغذ پر دستخط بھی کرنا چاہتے۔ تو میرے دونوں ہاتھ ان کے لئے رکاوٹ پیدا کرتے۔ اسلئے میں نے ان کے جسم کو ایک ہاتھ سے روکا۔ اور پیچھے کی طرف جا کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر سنبھال لیا۔ اس وقت میرے دل کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے میں نے شیشے کی کوئی بہت نازک سی چیز پکڑ رکھی ہے۔ اور میری ذرا سی کوتاہی سے بھی اس نازک شیشہ میں بال پڑ جائیگا۔ قائد اعظم نے اسوقت فرمایا "مضبوطی سے پکڑو" یہ لفظ تحکمانہ انداز میں فرمائے گئے تھے۔ لیکن آواز میں کسی قدر ضعف تھا۔ اس طرح قائد اعظم نے بڑی مشکل سے اس کاغذ پر دستخط کئے۔ اس دستخط کا نقش اب بھی میرے سامنے ہے۔ ان میں قائد اعظم کے پچھلے دستخطوں کی سی استواری نہ تھی۔ اسوقت میرا دل رو رہا تھا۔ یہ نحیف جسم اور ہڈیوں کا یہ ڈھانچہ جسے میں نے اپنے ہاتھوں میں سنبھال رکھا تھا اسی شخص کا تھا جس نے برسوں ہندوستانی اور انگریزی سیاستدانوں کا مقابلہ کیا اور جس نے منتشر مسلمانوں کو ایک منظم اور طاقتور قوم بنایا۔ اس کی آج یہ حالت ہے! جب وہ کاغذ پر دستخط کر چکے تو قطعی تھک چکے تھے۔ انہوں نے بڑے درد ناک انداز میں فرمایا "امین! میں بھی ہانپ رہا ہوں۔ اور تم بھی ہانپ رہے ہو" میرا سانس بیشک تیز تھا۔ لیکن اسلئے نہیں کہ قائد اعظم کو سہارا دینے سے تھک گیا تھا میں اسلئے ہانپ رہا تھا کہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش نے مجھے تھکا دیا تھا۔

۱۰ ستمبر کو کوئٹہ میں انہوں نے مجھے طلب فرمایا اور پوچھا "دیکھا سب کچھ تیار ہے۔ فرض کرو کہ میں آج ہی کراچی جانا چاہتا ہوں" !!

ہم کراچی پہنچکر قائد اعظم کو ملیر کے جس مکان میں ٹھہرنا تھا وہاں کے سارے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ لیکن ہم لوگوں کا خیال تھا کہ ہم ۱۵ سے پہلے وہاں نہیں جائیں گے۔ میں عرض کیا کہ "جی ہاں" اسپر تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا "کہ مجھے کوئی ضروری کاغذ دکھانا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا: "جی نہیں قائد اعظم کچھ نہیں" لیکن اس بات نے مجھے اسقدر متاثر کیا کہ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے میں سوچ رہا تھا کہ ان کی حالت اسقدر نازک ہے پھر بھی ان کے دل سے مملکت کے کاموں کا خیال نہیں جاتا۔ اگلے دن ہم کوئٹہ سے چل دیئے۔ کراچی پہنچنے کے کچھ دیر بعد ان کی حالت خراب ہو گئی میں آخری وقت تک ان کے پاس ہی تھا۔ رات کو دس بجکر دس منٹ پر ڈاکٹر نے ان سے کہا "قائد اعظم آپ زندہ رہیں گے"*

تریاق اٹھرا ۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدینؓ ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

حب جند

ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے جس کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے ۔ بڑے بڑے ڈاکٹر ۔ وید ۔ طبیب ۔ وکیل اور بزرگ ہستیاں اس کی شاہد ہیں ۔ اس کا استعمال ۔ اعصاب دماغ کمزوری قلب ۔ مالیخولیا اور عورتوں کو ہسٹیریا ۔ لقوہ جیسی موذی مرض سے نجات دلا کر جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتی ہے ۔ اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپ کو ہمیشہ کے لئے مفید پڑے گا ۔

قیمت مکمل کورس ۔/۲۵ روپے

حب اسگند

یہ دوائی بھی حب جند والے فوائد رکھتی ہے غرباء کے لئے ارزاں نسخہ ہے قیمت ۔/۴ چار روپے

ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اردو و انگریزی کی چھپائی میں خاص

رعایت

ایک ہزار اشتہار مع کاغذ

صرف تین روپے میں

علاوہ ازیں کیش میمو ۔ رسید بک ۔ لیٹر فارم وغیرہ ہر چیز کی چھپائی رعایتی نرخوں پر کی جاتی ہے ۔

جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔

نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن

سٹال نمبر ۶ چوک نسبت روڈ لاہور

بوڑھے جوان

بن سکتے ہیں

ساٹھ سالہ بوڑھے اٹھارہ سالہ جوان کی طاقت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں ہر قسم کی پوشیدہ امراض سے شفایاب ہو سکتے ہیں ۔

- بے اولادوں کو اولاد مل سکتی ہے
- مایوس اور لاعلاج عورتوں کی خاص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے

بشرطیکہ آپ

ڈاکٹر کوکب بازار حکیماں بھاٹی گیٹ

کی خدمات حاصل کریں

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج

قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸

مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰

ملنے کا پتہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

خط و کتابت کرتے وقت حسب نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بیکو ڈیزل انجن میں آپ کیلئے کیا فائدے ہیں

○ ملکی روپے کی بچت ○ قومی صنعت کی ترقی ○ پیداوار میں اضافہ ○ وقت اور محنت کا بچاؤ ○ مستقل بھروسہ ○ زرعی مشکلات کا حل

بیکو ڈیزل انجن ۲۰،۲۲ ہارس پاور آرڈر پر ہر وقت تیار مل سکتا ہے

دی بٹالہ انجینیرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ دی مال لاہور

برانچیں { زم زم چیمبر ڈنولی روڈ کراچی نمبر ۲ ۔۔۔ ۲ جی ٹی روڈ ۔ چٹاگانگ